۴۔ سیر مسعود مصنفہ مولوی اشرف علی پالنپوری

اس کے علاوہ ذکری تحریک تاریخ کی روشنی میں ایک کتابچہ سپر آرٹ پریس کراچی نے شائع کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سید عبدالعزیز مولائی، سید عیسیٰ نوری علاقہ مکران میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ ذکری لوگ کراچی اور بلوچستان کے گوشے گوشے سے ہر سال کوہ مراد کا حج کرتے ہیں۔ تمام اکابر علماء کو اسی فرقہ ضالہ کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور حکومت بھی قادیانیوں کیطرح ان کے غیر مسلم ہونے کا اعلان کر دے۔ (مسقط سے ایک مسلم)

دینی مدارس کا نصاب تعلیم
تصویر کا ایک اور رخ

الحق میں جناب ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب کا مضمون بعنوان بالا نظر سے گذرا۔ انہوں نے کچھ ترمیم کے ساتھ نصاب کے بارے میں دینی تجاویز سپرد قلم کی ہیں۔ بجوا ایک عرصہ ہوا۔ جناب مودودی صاحب نے بھی اس قسم کی تجاویز پیش کی تھیں اور بعض اخبارات میں شائع بھی ہوئی تھیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہمنوا جب بھی اس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں تو یہ درد و دکھ ضرور بیان کرتے ہیں کہ پڑھے لکھے لوگوں میں علماء کے خلاف باتیں ہوتی رہتی ہیں، اس لئے علماء کرام کو دنیوی علوم کیطرف بھی پوری توجہ دینی چاہیئے۔ میرے خیال میں نئی تہذیب کے دلوں میں ابھرے ہوئے یہ خیالات ذاتی نہیں ہوتے بلکہ انگریز اور ان کے کارندوں کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہونے کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ تاکہ علماء کو اس طرح بھی زیر کیا جاسکے گویا علماء کے خلاف یہاں اور ہتھکنڈے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ وہیں ایک وار یہ بھی سہی۔

کیا میں یہ عرض کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ علماء کی جامعیت کا "درد" رکھنے والے نے یہ سوچا ہے کہ علماء جو کہ تعداد کے لحاظ سے آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ وہ اپنی معمولی تعداد کی فکر تو ضرور کر رہے ہیں۔ لیکن کثیر الوجود پروفیسروں اور دنیوی علوم کے حاملین کی فکر کیوں نہیں کرتے اور ان کے لئے دینی نصاب تجویز کیوں نہیں کرتے۔؟

کیا اس خوشنما اور ہمدردانہ تجاویز کے ساتھ اغیار کا یہ جذبہ تو کار فرما نہیں ہے کہ اسطرح کی تجویزوں سے رہے سہے علماء کو بھی مٹا دیا جائے گا۔ ضرور ان تجاویز سے مجھ ایسے دینی طالب علم کو یہی باتیں شدت کے ساتھ کھٹک رہی ہیں۔ ورنہ اگر یہ حضرات غور و فکر کرتے تو اس قسم کی تجاویز کیطرف قطعاً توجہ نہ کرتے کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ یہ علماء اسلام کن مشکل ادوار سے گذرے اور گذر رہے ہیں۔

۱۔ کیا درس نظامی کے فارغ التحصیل علماء کو زندگی کے تمام شعبہ جات میں سرکاری ملازمتیں میسر ہیں۔

۲۔ کیا دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے امراء اور متوسط طبقہ کے لوگ اپنے بچے دینی مدارس میں بھیجتے ہیں
۳۔ کیا دینی تعلیم کے مدرسوں کے لئے سرکاری طور پر کوئی معقول امداد دی جاتی ہے۔
۴۔ اور پھر کیا دینی طالب علموں کیلئے قریہ قریہ اور شہر شہر بھیک نہیں مانگی جاتی۔؟

پھر کیا ان تمام باتوں کے باوصف ارباب اقتدار ان دینی اداروں کے مٹانے کے درپے نہیں ہیں چاہیئے تو یہ تھا کہ ان علماء کرام کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا کہ ان تمام تکالیف کے باوصف پھر بھی دینی جذبہ کے تحت علوم اسلامیہ کی تعلیم کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں۔ مگر تعجب ہے۔ فرنگی کے پروپیگنڈہ پر کہ جس نے مسلمانوں کے اندر اس بارے میں سوچنے کی سکت ہی نہیں رکھی!

کچھ عرصہ ہوا جامعہ اسلامیہ بہاولپور کیلئے ایک چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف نے مجھ سے نصاب کے متعلق تجویز طلب فرمائی جو کہ اپنی ناقص رائے کے مطابق تحریر کر کے ان کو پیش کر دی گئی۔ یہاں بھی مناسب ہے کہ ذکر کر دوں شاید کہ بہتر ثابت ہوسکے جہاں تک تمام علوم یعنی دینی و دنیوی علوم میں جامعیت کا تصور ہے۔ اور اس تصور کو لئے ہوئے ہمدرد حضرات، علماء پر نظریں اٹھائے رکھتے ہیں۔ سراسر غلط اور ناقابل عمل ہے۔ اس لئے کہ اسطرح کی مثالیں ناپید ہیں۔ بلکہ یہ تصور تو بہت ہی وسیع تر ہے۔ تجربہ تو اس پر شاہد ہے کہ دنیوی علوم میں کوئی ایک شعبہ لیجئے اس ایک شعبہ کے ماہر بھی من کل الوجوہ کالعدم ہیں۔ مثلاً انسانی امراض کا علاج دنیوی علوم کا ایک شعبہ ہے۔ کیا ہسپتالوں میں تمام امراض کیلئے کوئی ایک ڈاکٹر ماہر ہے۔؟ ہرگز نہیں بلکہ اگر انسانی وجود میں تین سو ساٹھ امراض پائی جاتی ہیں تو ہر مرض کیلئے الگ الگ سپیشلسٹ ہوتا ہے۔ یہی حال انجینئرنگ، زراعت، تجارت وغیرہ کا ہے۔ جب مشاہدہ یہ ہے تو علماء کرام کے متعلق یہ سوچنا کہ ہر عالم تمام علوم اسلامیہ و دنیویہ کا ماہر ہو انتہائی عجیب و غریب بات ہے۔

ہاں البتہ دنیوی تعلیم کے طالب علم جب اپنی تعلیم مکمل کر لیں اور اسی طرح دینی علوم کے طلباء بھی جب سند فراغ حاصل کر لیں اور اپنے اپنے علوم میں پختہ ہو جائیں تو پھر ان ہر دو فریق کیلئے الگ الگ چار سالہ نصاب تجویز کیا جائے تاکہ دینی طلبہ دنیوی نصاب کی تعلیم حاصل کریں۔ اور دینی تعلیم کے طلبہ دینی نصاب کی تعلیم حاصل کریں اور پھر کیونکہ دینی اور دنیوی تعلیم کے مختلف شعبہ جات ہیں تو ہر شعبہ کیلئے الگ نصاب ہو تاکہ طلباء جس شعبہ کو اپنانا چاہیں اپنا سکیں اگر دینی اور دنیوی تعلیم کا نصاب بیک وقت جاری کیا جائے تو طلبہ کے ذہن بوجھل ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح کسی بھی طرف صحیح کامیابی مشکل ہو جاتی ہے۔ اور مذکورہ تجویز میں یہ خرابی نہیں پائی جاتی۔

البتہ یہ ضرور ہے کہ دینی یا دنیاوی نصاب سے فارغ ہونے والے حضرات جب اس قسم کے نصاب